دعائے افتتاح کی سند پر اشکال اور اسکا جواب

مصنف:
حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید منہال حسین رضوی گوپالپوری صاحب

دعائے افتتاح کی سند پر اشکال اور اسکا جواب

مصنف:

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید منہال حسین رضوی گوپالپوری صاحب

فہرست

پیشکش از ناشر.......................................4

مقدمہ...11

معتبر اور نا معتبر ہونے کا معیار.......................15

دعای افتتاح کا مضمون.................................17

دعا کی سند..18

متن دعاء افتتاح......................................23

شرحیں..30

نتیجہ ....
31..

دعائے افتتاح کے سلسلۂ سند میں وارد کئے جانے
والے
شبہات کے دندان شکن جوابات

اس کے نام سے اور اس کی آخری حجت عجل اللہ
تعالیٰ فرجہ الشریف
کی مدد سے شروع کرتا ہوں۔

پیشکش از ناشر

1965ء میں ، ایک بوہری علوی مسلم نے صدقِ نیت
اور تعصب سے اوپر اٹھ کر حضرت امام جعفر صادق (علیہ

السلام) کے بعد کے ائمہ علیہم السلام کی امامت کی حقانیت کے بارے میں تحقیق کرنا شروع کیا۔ اور ان کی اس عظیم اور مخلصانہ کوششوں میں ان کی مدد ایک جید عالم ربانی عالیجناب مولانا سید غلام عسکری صاحب نے کی۔

اللہ کے فضل و کرم سے ، وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام کے بعد ، حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام الٰہی نمائندے اور حقیقی امام ہیں۔ 1970 تک ، تقریباً چھ بوہرہ خاندان ایسے تھے جنہوں نے شیعہ اثنا عشری عقیدہ کو قبول کیا۔ 1971 میں ، ایک جماعت بنام ” بوہرہ شیعہ اثنا عشری جماعت “ تشکیل دی گئی اور حال ہی میں شیعہ ہونے والے ان چھ گھرانوں کی دیکھ بھال کے لیے چیریٹی کمشنر کے ساتھ اس جماعت کو رجسٹرڈ کیا گیا۔

اور اسی وقت سے اس جماعت کے اراکین مختلف پلیٹ فارم اور میڈیا کے ذریعے حق کو پھیلانے کی کافی کوشش کر رہے ہیں۔ حقیقی اسلام کو عوام تک پہنچانے کی انتھک کوشش میں ان لوگوں نے اسلامی لٹریچر کو زیادہ سے زیادہ شائع کیا ہے۔

جماعت کی طرف سے شائع کردہ پہلی کتاب ’’ ’’فروم ڈارکنیس ٹوْوَرڈ لائٹ(یعنی: تاریکی سے نور کی طرف پرواز) ‘‘ تھی۔ جس میں ایک اسماعیلی مستلی بوہرہ کے شیعہ عقیدے کو قبول کرنے کا ایک سچا واقعہ تحریر کیا گیا تھا۔

اس کے بعد اس جماعت نے کئی اور کتابیں شائع کی ہیں۔ ان کی شائع کردہ کتابوں میں سے اہم ترین کتابوں کے نام درج ذیل ہیں۔

١۔ ’’ہو اِز یُور امام؟‘‘ (آپ کا امام کون ہے؟)

٢۔ ولایت اہل بیت علیہم السلام

٣۔ پیغمبر اکرم ﷺکے معجزات

۴۔ کرائنگ فور امام حسین علیہ السلام (امام حسین علیہ السلام پر گِریا)

۵۔ دا وار آوف صفّین (جنگِ صفین)

۶۔ غیبتِ امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

۷۔ اصحاب و دشمنان امام مہدی علیہ السلام (کمپینین اینڈ اینیمیز اوف امام مہدی علیہ السلام)

۸۔ غصہ (اینگر)

۹۔ امام علی علیہ السلام کا بیان کردہ ' انسانی وسائل کے نظام کا خاکہ ' (ہیومن ریسورس مینجمنٹ پولیسیس اوٹ لائن بائی امام علیؑ)

۱۰۔کتب اہلسنت سے امام حسین علیہ السلام کی شان میں ۴۰ روایتیں (۴۰ سلیکٹیڈ ٹریڈیشن اباؤٹ امام حسینؑ فروم دا بُکس آف اہلِ سنّت)

۱۱۔صحاح ستہ سے جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا کی شان میں ۴۰ منتخب روایتیں، (۴۰ سلیکٹیڈ ٹریڈیشن اباؤٹ جناب فاطمہ زہراؑ ، اِن دا صحاح ستہ)

۱۲۔واقعۂ غدیر اہل سنت کی کتابوں میں (انسیڈینٹ آف غدیر ان دا بُکس آف اہل تسنن)

۱۳۔مظہر العجائب - عجائبات کا ظاہر کرنے والا (دا مینیفیسٹ آف ونڈرس)

۱۴۔اصابة الولایة

موجودہ کتاب دعائے افتتاح کی صداقت پر اٹھائے گئے شبہات کا نہایت عمدہ جواب ہے۔ رمضان المبارک کے مقدس مہینے کی راتوں میں دعائے افتتاح وسیع پیمانے پر پڑھی جانے والی معتبر دعاؤں میں سے ایک ہے۔ یہ دعا امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے منقول ہے اور اس عظیم دعا میں موجود ، قلب و روحِ انسانی پر اثر انداز ہونے والے نہایت حسین الفاظ دعاگو کو امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کی تعجیل کے لیے مسلسل دعا کرنے کا شوق ولولہ پیدا کر دیتے ہیں۔

حال ہی میں مسلمانوں میں موجود کچھ انتہا پسند عناصر نے اس عظیم اور نورانی دعا کی صداقت پر شکوک و شبہات پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ مولانا سید منہال حسین رضوی گوپال پوری جو ہندوستان کے ایک ممتاز عالم ہیں اور اس وقت شہر مقدس قم کے دینی مدرسہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں مشغول ہیں۔ 1442 ہجری کے آخری ماہ مبارک رمضان میں جب انہیں اس دعا کے خلاف اٹھائے گئے اعتراضات کے بارے میں مطلع کیا گیا تو انہوں نے

اُن اعتراضات کے دندان شکن جواب دینے کو اپنی دینی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اور اپنی علمی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے صرف ایک شب میں سارے اعتراضات کا نہایت عمدہ اور علمی جواب تحریر کردیا۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم مولانا سید منہال حسین رضوی گوپال پوری کے تیار کردہ اس جواب کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے تمام علماء کو اپنے حفظ و امان میں رکھے جو شدت پسند عناصر کے حملوں سے مسلسل دین و مذہب کے دفاع میں مصروف ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کوشش جناب زہرا سلام اللہ علیہا کے چہرے پر مسکراہٹ کا سبب بنے گی اور ان کے فرزند حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کی تعجیل کے لیے زمین کو ہموار کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔

لہٰذا ہم اس بہترین کتاب کو اپنے مولا و آقا ، محبوب ذات الہی، شمعِ امیدِ انسانیت ، اس زمین پر اللہ کی حجت ، نورِ خدا حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کو وقف کرتے ہیں ۔ اللہ ہماری کوششوں کو قبول فرمائے۔

بوہرہ شیعہ اثنا عشری جماعت۔

مقدمہ

لا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع و البصر و الفؤاد کل اولئک کان عنہ مسؤلا[1]

خدا وند کریم قرآن مجید میں ارشاد فرما رہا ہے کہ: جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اسکی پیروی مت کرو کیوں کہ سماعت ، بصارت ، اور دل یہ سبھی مسؤل اور ذمہ دار ہیں۔

دو دن پہلے ایک عبد خدا اور بندہ صالح نے ھندوستان سے مجھے کال کیا لیکن اس وقت میں مشغول ہونے وجہ سے ان کی کال کا جواب نہیں دے سکا اور بعد میں میسج کیا کہ انشاء اللہ میں آپ سے کل بات کروں گا پھر ان کا اصرار دیکھتے ہوئے طے پایا کہ جلسے سے فراغت حاصل کرنے کے فورا بعد میں ان سے بات کروں گا جلسہ ختم ہوتے ہوتے رات کے تقریبا ایک بج گئے اور جب میں نے انہیں کال کیا تو انہوں نے اہم مسئلہ ہمارے سامنے رکھا۔

1 سورہ الاسراء:آیہ 36

انہوں نے سب سے پہلے مجھ سے یہ سوال کیا کہ کیا دعاؤں عقائد اور احکام اور اخلاق میں ضعیف روایات پر عمل کیا جاسکتا ہے یا نہیں ؟

جس کے جواب میں میں نے یہ کہا کہ ضعیف روایت اگر قرآن اور قطعی روایتوں سے نہ ٹکراتی ہو تو عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے،کیونکہ جو روایتیں یقین کا سبب بنتی ہیں انہیں روایت متواترہ کہا جاتا ہے اور ان کی تعداد فریقین یعنی شیعہ اور سنی کے نزدیک اتنی کم ہے کہ شاید کہ یہ پانچ فیصد مسائل کو بھی حل نہ کر سکیں، اس کے بعد اسی طرح صحیح روایتوں کا مجموعہ بھی تمام عالم اسلام کے پاس بہت کم ہے،برادران اہلسنت کے یہاں حدیثوں کا مجموعہ اس لئے کم ہےکہ سرکار ختمی مرتبت کی رحلت کے بعد جب جناب عمر خلیفہ ہوئے تو انہوں نے روایتوں کے نقل پر بین لگایا اور پھر وہ زمانہ ایسا ہو گیا کہ جس میں روایتوں کو نقل کرنا کوئی بڑے جرم کرنے کے مترادف سمجھا جانے لگا اور پھر جب عمر ابن عبدالعزیز نے اس تحریم کو ہٹایا تب تک بہت دیر ہو چکی تھی اور اصحاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے اکثر فوت ہوچکے تھے۔

چونکہ برادران اہلسنت کے یہاں روایات کا مجموعہ بہت کم تھا اور رحلت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی علم کا دروازہ بند ہو گیا اس لیے انہیں اجتہاد کی ضرورت ہم سے پہلے آن پڑی، اجتہاد کا دروازہ کھلا لیکن فقہائے اربعہ یعنی شافعی حنفی مالکی حنبلی کے بعد پھر سے اجتہاد کا بھی دروازہ بند ہو جانا اہلسنت کے لیے بڑا خسارہ کا سبب بنا۔

لیکن شیعوں کے نزدیک رحلت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم کا دروازہ بند نہیں ہوا کیونکہ وہ نیابت بلافصل کے قائل ہیں اور ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ ائمہ کے پاس وہ سبھی علوم ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے،اس لئے سن 260 ہجری تک شیعوں کے یہاں علم کا دروازہ کھلا رہا لیکن پھر امام مہدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی غیبت کے ساتھ یہ علم کا دروازہ انکے اوپر بند ہوگیا پھر ایسی صورت میں شیعوں کو اجتہاد کی ضرورت پڑی۔

اب اگر کوئی یہ کہے کہ شیعوں نے اجتہاد برادران اہل سنت سے لیا ہے تو یہ ادعاء بے دلیل اور بے جا ہوگا کیونکہ تاخر کا ملازمہ یہ ہرگز نہیں ہے کہ متاخر نے متقدم سے کسب فیض کیا ہو۔

اب جبکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے پاس صحیح اور متواتر روایات کا مجموعہ بہت کم ہے جو ہماری اکثر مشکلوں کا حل پیش نہیں کر سکتے ہیں تو ایسے میں ہم مجبور ہیں کہ سب سے پہلے ضعیف روایات کی طرف مراجعہ کریں مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ قرآن کی آیتوں اور قطعی روایتوں سے ٹکراتی نہ ہوں اور اگر ان سے بھی ہماری مشکلوں اور مسائل کا حل نہیں نکل پائے تو پھر اجتہاد کا باب ہمارے لئے کھلا ہوا ہے۔

پھر جب انہوں نے پس منظر سمجھایا تب جاکر کے مسئلے کی نوعیت اور اس کی اہمیت کا اندازہ ہوا دراصل ہندوستان میں ایک اسکالر نے دعائے افتتاح کی سند پر حملہ کرتے ہوئے اسے ضعیف قرار دیا اور وہ ویڈیو انڈیا میں خوب وائرل ہوئی جب ان کی ویڈیوز مجھے سینڈ کی گئیں تو میں نے ان کا بغور جائزہ لیا اور پھر اپنی دینی ذمہ داری

سمجھتے ہوئے اس کا جواب دینا مناسب سمجھا،اسی سلسلے میں یہ تحقیق قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔

معتبر اور نا معتبر ہونے کا معیار

تمام اخلاقی،فقہی،کلامی، اور دعائی روایتوں کے معتبر اور نا معتبر ہونے کا معیار دو چیزیں ہیں:

سند صحیح ہو۔

مضمون روایت آیات قرآنی یا قطعی روایت کے مخالف نہ ہو۔

صحیح سند کے ساتھ وارد ہونے والی روایتیں فریقین کے یہاں اس قدر کم ہیں کہ شاید 5 فیصد مسائل کا بھی جواب نہ دے سکیں،اس لئے علماء اعلام نے احادیث کے اعتبار کے لئے دوسری شرط کو اہم مانا ہے،یعنی گرچہ سند میں ضعف پایا جائے لیکن اگر کوئی روایت آیات قرآنی یا قطعی روایت کے مخالف نہ ہو تو اس پر عمل کرتے ہیں،

اب دیکھتے ہیں کہ دعای افتتاح ان دونوں معیاروں پر کتنی کھری اترتی ہے۔

دعای افتتاح کا مضمون

دعائے افتتاح ماہ مبارک رمضان میں پڑھی جانے والی دعاؤں میں سے ایک دعا ہے کہ جسے محمد بن عثمان نے امام زمان عج جو کہ آپ کے نائب خاص تھے سے نقل کیا ہے، دعائے افتتاح میں خداشناسی، خوف اور رجاء کا لزوم، عبادت کی توفیق، دعا کی قبولیت میں تاخیر کی حکمت اور خدا سے راز و نیاز اور مناجات کی ارزش و قیمت بیان کی گئی ہے اور اس کے آخری پیراگراف میں امام مہدی عج کی حکومت اور شیعوں کے وظیفے بیان کئے گئے ہیں۔

دعائے افتتاح کا مضمون کہیں سے بھی کسی بھی جہت سے نہ تو قرآن کے مخالف ہے اور نہ ہی قطعی روایت کے مخالف ہے،بلکہ اس میں خدا شناسی اور وظائف انسانی کے بلند ترین مراتب پائے جاتے ہیں جسے پڑھ کر بے ساختہ دل کہ اٹھتا ہے:یہ کسی عام بشر کا کلام نہیں۔

دعا کی سند

دعای افتتاح کو سب سے پہلے شیخ طوسی نے مصباح المتہجد[1]، اور تہذیب الاحکام[2]میں پھر اسکے بعدسید بن طاووس نے اقبال الاعمال[3]، میں محمد بن عثمان عمری کی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے،کفعمی نے مصباح[4] اور البلد الامین[5]،مجلسی نے زاد المعاد[6] اور شیخ عباس قمی نے مفاتیح الجنان[7] میں نقل کیا ہے۔ علامہ مجلسی کے زاد المعاد کتاب میں کہنے کے مطابق سند معتبرکے ساتھ، یہ دعا حضرت امام زمان(عج)سے منقول ہے کہ آپنے شیعوں کو لکھا کہ ماہ رمضان کیہر شب دعای افتتاح کی تلاوت کریں۔

آقای محسن قرائتی اپنی کتاب شرح دعا شریف افتتاح کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ:

1 شیخ طوسی، مصباح المتہجد، ۱۴۱۸ق، ص۴۰۲-۴۰۴.

2 تہذیب الاحکام،ج 3 ، ص 108

3 سید بن طاووس، اقبال الاعمال، ۱۴۱۷ق، ص۳۲۲-۳۲۵

4 کفعمی، المصباح، ۱۴۱۴ق، ص۷۷۰-۷۷۳

5 کفعمی، البلدالامین، ۱۴۱۸ق، ص۲۷۱-۲۷۴

6 مجلسی، زاد المعاد، ۱۴۲۳ق، ص۸۶-۸۹

7 قمی، مفاتیح الجنان، ۱۳۶۹ش، ص۳۲۱.

شیخ طوسی نے اس دعا کی سند کو ذکر نہیں کیا ہے جبکہ سید ابن طاؤس نے بیان کیا ہے کہ میں نے اسے ابن ابی قرہ کی کتاب سے اخذ کیا ہے۔

ابن ابی قرہ کی کتاب ہماری دسترس میں نہیں ہے لیکن علمائے اعلام کا اس کتاب کا حوالہ دینا اس کتاب کے معتبر ہونے کے لیے کافی ہے۔

اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ دعائے افتتاح کو امام معصوم سے منسوب نہیں کیا گیا ہے،بلکہ اس کی سند کا سلسلہ امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ شریف کے نائب خاص محمد بن عثمان عمری پر منتہی ہوتا ہے،اس لیے اسے حدیث ثابت کرنا یا اس کی تلاوت کا استحباب ثابت کرنا محال ہے۔

اس اعتراض کے جواب میں آغا قرائتی نے تین بہترین دلیلیں پیش کی ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ :

۱۔ مرحوم مجلسی جیسے محدث اور حدیث شناس کا اس حدیث کی سند سے یہ نتیجہ نکالنا کہ یہ امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف سے مروی ہے اس کے امام سے

صادر ہونے کے ثبوت کے طور پر کافی ہے جیسا کہ مرحوم مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار میں اقبال سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

«الْإِقْبَالُ، نَقْلًا مِنْ كتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی قُرَّةَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَمْرِیِّ عَنِ الْقَائِمِ ع مِنْ أَدْعِيَةِ لَيَالِی شَهْرِ رَمَضَانَ- اللَّهُمَ إِنِّی أَفْتَتِحُ الثَّنَاءَ بِحَمْدِک»[1]

اس عبارت میں مرحوم مجلسی کا (عن القائم) کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے ہاتھوں میں وہ ثبوت موجود تھے کہ جن کی بناء پر آپ کو پتہ تھا کہ یہ دعا امام سے صادر ہوئی ہے۔

۲۔ یہ دعا تہذیب الاحکام جیسی کتاب میں نقل ہوئی ہے جو کتب اربعہ میں سے ایک شمار کی جاتی ہے،اور اگر چہ علماء ادلہ سنن اور استحباب میں تسامح کرتے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ بالکل نہیں ہے کہ وہ اپنی معتبر ترین کتاب میں غیر معصوم کی روایت نقل

1 بحار الأنوار، ج ۲۴، ص ۱۶۶.

کریں، اس وجہ سے یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ یہ صرف اور صرف محمد بن عثمان کا کلام ہے۔

۳۔ مرحوم کفعمی نے اپنی کتاب المصباح میں ماہ مبارک رمضان کی راتوں میں اس دعا کی تلاوت کو مستحب جانا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں :

«يُسْتَحَبُّ أَنْ يُدْعَى فِي كلِّ لَيْلَةٍ مِنْهُ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَ إِنِّي أَفْتَتِحُ الثَّنَاءَ بِحَمْدِک... »[1]

اگر یہ دعا ماثور نہ ہوتی تو مرحوم کفعمی کبھی بھی اس دعا کے استحباب کا حکم نہیں لگاتے کیونکہ احکام شرعیہ قرآن یا روایت سے حاصل کیے جاتے ہیں اس بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ مرحوم کفعمی کا استحباب کا حکم لگانا اس دعا کے ماثور ہونے کی دلیل ہے۔

چونکہ علماء مستحبات اور سنت میں سند کو ذکر کرنے میں تسامح سے کام لیتے تھے اور اگر مضمون روایت قرآن یا قطعی روایت کے مخالف نہیں ہوتا تھا تو اس کو اپنی کتابوں میں نقل کرتے تھے، اس لیے جب ہم اس دعا کو

---

1 المصباح (جنة الأمان الواقية)، ص ۵۷۸.

شیعوں کی معتبر ترین کتابوں میں منقول دیکھتے ہیں تو پھر اشکال کرنے والوں کا اشکال بے سر و پا اور بے بنیاد نظر آتا ہے۔

متن دعاء افتتاح

بسم الله الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ اِنّی اَفْتَتِحُ الثَّناءَ بِحَمْدِک، وَاَنْتَ مُسَدِّدٌ لِلصَّوابِ بِمَنِّک، وَاَیْقَنْتُ اَنَّک اَنْتَ اَرْحَمُ الرّاحِمینَ فی مَوْضِعِ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ، وَاَشَدُّ الْمُعاقِبینَ فی مَوْضِعِ النَّکالِ وَالنَّقِمَةِ، وَاَعْظَمُ الْمُتَجَبِّرینَ فی مَوْضِعِ الْکبْریاءِ وَالْعَظَمَةِ.

اَللّٰهُمَّ اَذِنْتَ لی فی دُعائِک وَمَسْأَلَتِک فَاسْمَعْ یا سَمیعُ مِدْحَتی، وَاَجِبْ یا رَحیمُ دَعْوَتی، وَاَقِلْ یا غَفُورُ عَثْرَتی، فَکمْ یا اِلهی مِنْ کرْبَةٍ قَدْ فَرَّجْتَها وَهُمُومٍ قَدْ کشَفْتَها، وَعَثْرَةٍ قَدْ اَقَلْتَها، وَرَحْمَةٍ قَدْ نَشَرْتَها، وَحَلْقَةِ بَلاءٍ قَدْ فَککتَها.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذی لَمْ یَتَّخِذْ صاحِبَةً وَلا وَلَداً، وَلَمْ یَکنْ لَهُ شَریک فی الْمُلْک، وَلَمْ یَکنْ لَهُ وَلِیٌّ مِنَ الذُّلِّ وَکبِّرْهُ تَکبیراً.

اَلْحَمْدُ للهِ بِجَميعِ مَحامِدِهِ كلِّهَا، عَلى جَميعِ نِعَمِهِ كلِّها اَلْحَمْدُ للهِ الَّذى لا مُضادَّ لَهُ فى مُلْكهِ، وَلا مُنازِعَ لَهُ فى اَمْرِهِ.

اَلْحَمْدُ للهِ الَّذى لا شَريک لَهُ فى خَلْقِهِ، وَلا شَبيهَ لَهُ فى عَظَمَتِهِ، اَلْحَمْدُ للهِ الْفاشى فى الْخَلْقِ اَمْرُهُ وَحَمْدُهُ، الظّاهِرِ بِالْكرَمِ مَجْدُهُ، الْباسِطِ بِالْجُودِ يَدَهُ، الَّذى لا تَنْقُصُ خَزائِنُهُ، وَلا تَزيدُهُ كثْرَةُ الْعَطاءِ إلاّ جُوداً وَكرَماً، اِنَّهُ هُوَ الْعَزيزُ الْوَهّابُ.

اَللّهُمَّ اِنّى اَسْئَلُک قَليلاً مِنْ كثيرٍ، مَعَ حاجَةٍ بى اِلَيْهِ عَظيمَةٍ وَغِناک عَنْهُ قَديمٌ، وَهُوَ عِنْدى كثيرٌ، وَهُوَ عَلَيْک سَهْلٌ يَسيرٌ.

اَللّهُمَّ اِنَّ عَفْوَک عَنْ ذَنْبى، وَتَجاوُزَک عَنْ خَطيئَتى، وَصَفْحَک عَنْ ظُلْمى وَسِتْرَک على قَبيحِ عَمَلى، وَحِلْمَک عَنْ كثيرِ جُرْمى، عِنْدَ ما كانَ مِنْ خَطأى وَعَمْدى، اَطْمَعَنى فى اَنْ اَسْئَلَک ما لا اَسْتَوْجِبُهُ مِنْک، الَّذى رَزَقْتَنى مِنْ رَحْمَتِک، وَاَرَيْتَنى مَنْ قُدْرَتِک، وَعَرَّفْتَنى مِنْ اِجابَتِک، فَصِرْتُ اَدْعُوک آمِناً، وَاَسْئَلُک

مُسْتَأنِساً، لا خائِفاً وَلا وَجِلاً، مُدِلاًّ عَلَيْک فيما قَصَدْتُ فيهِ اِلَيْک، فَاِنْ اَبْطأَ عَنّی عَتَبْتُ بِجَهْلی عَلَيْک، وَلَعَلَّ الَّذی اَبْطأَ عَنّی هُوَ خَيْرٌ لی لِعِلْمِک بِعاقِبَةِ الاُْمُورِ، فَلَمْ اَرَ مَوْلاً کريماً اَصْبَرَ عَلی عَبْدٍ لَئيمٍ مِنْک عَلَیَّ يا رَبِّ، اِنَّک تَدْعُونی فَاُوَلّی عَنْک، وَتَتَحَبَّبُ اِلَیَّ فَاَتَبَغَّضُ اِلَيْک، وَتَتَوَدَّدُ اِلَیَّ فَلا اَقْبَلُ مِنْک، کاَنَّ لِیَ التَّطَوُّلَ عَلَيْک، فَلَمْ يَمْنَعْک ذلِک مِنَ الرَّحْمَةِ لی، وَالاِْحْسانِ اِلَیَّ، وَالتَّفَضُّلِ عَلَیَّ بِجُودِک وَکرَمِک، فَارْحَمْ عَبْدَک الْجاهِلَ وَجُدْ عَلَيْهِ بِفَضْلِ اِحْسانِک اِنَّک جَوادٌ کريمٌ.

اَلْحَمْدُ للهِ مالِک الْمُلْک، مُجْرِی الْفُلْک، مُسَخِّرِ الرِّياحِ،فالِقِ الْاِصْباحِ، دَيّانِ الدّينِ، رَبِّ الْعالَمينَ.

اَلْحَمْدُ للهِ عَلی حِلْمِهِ بَعْدَ عِلمِهِ، وَالْحَمْدُ للهِ عَلی عَفْوِهِ بَعْدَ قُدْرَتِهِ، وَالْحَمْدُ للهِ عَلی طُولِ اَناتِهِ فی غَضَبِهِ، وَهُوَ قادِرٌ عَلی ما يُريدُ.

اَلْحَمْدُ للهِ خالِقِ الْخَلْقِ، باسِطِ الرِّزْقِ، فالِقِ اَلاِْصْباحِ ذِی الْجَلالِ وَالاِْکرامِ وَالْفَضْلِ وَالاِْنْعامِ، الَّذی بَعُدَ فَلا يُری، وَقَرُبَ فَشَهِدَ النَّجْوی تَبارَک وَتَعالی.

اَلْحَمْدُ للهِ الَّذى لَيْسَ لَهُ مُنازِعٌ يُعادِلُهُ، وَلا شَبيهٌ يُشاكِلُهُ، وَلا ظَهيرٌ يُعاضِدُهُ قَهَرَ بِعِزَّتِهِ الاْ َعِزّاءَ، وَتَواضَعَ لِعَظَمَتِهِ الْعُظَماءُ، فَبَلَغَ بِقُدْرَتِهِ ما يَشاءُ.

اَلْحَمْدُ للهِ الَّذى يُجيبُنى حينَ اُناديهِ، وَيَسْتُرُ عَلَىَّ كُلَّ عَورَةٍ وَاَنَا اَعْصيهِ، وَيُعَظِّمُ النِّعْمَةَ عَلَىَّ فَلا اُجازيهِ، فَكَمْ مِنْ مَوْهِبَةٍ هَنيئَةٍ قَدْ اَعْطانى، وَعَظيمَةٍ مَخُوفَةٍ قَدْ كَفانى، وَبَهْجَةٍ مُونِقَةٍ قَدْ اَرانى، فَاُثْنى عَلَيْهِ حامِداً، وَاَذْكُرُهُ مُسَبِّحاً.

اَلْحَمْدُ للهِ الَّذى لا يُهْتَكُ حِجابُهُ، وَلا يُغْلَقُ بابُهُ، وَلا يُرَدُّ سائِلُهُ، وَلا يُخَيَّبُ آمِلُهُ، اَلْحَمْدُ للهِ الَّذى يُؤْمِنُ الْخائِفينَ، وَيُنَجِّى الصّالِحينَ، وَيَرْفَعُ الْمُسْتَضْعَفينَ، وَيَضَعُ الْمُسْتَكْبِرينَ، يُهْلِكُ مُلُوكاً وَيَسْتَخْلِفُ آخَرينَ. وَالْحَمْدُ للهِ قاصِمِ الْجَبّارينَ، مُبيرِ الظّالِمينَ، مُدْرِكِ الْهارِبينَ، نَكالِ الظّالِمينَ صَريخِ الْمُسْتَصْرِخينَ، مَوْضِعِ حاجاتِ الطّالِبينَ، مُعْتَمَدِ الْمُؤْمِنينَ.

اَلْحَمْدُ للهِ الَّذى مِنْ خَشْيَتِهِ تَرْعَدُ السَّماءُ وَسُكّانُها، وَتَرْجُفُ الاْ َرْضُ وَعُمّارُها، وَتَمُوجُ الْبِحارُ وَمَنْ يَسْبَحُ

فی غَمَراتِها، اَلْحَمْدُ للهِ الَّذی هَدانا لِهذا وَما کنّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلا اَنْ هَدانَا اللّهُ.

اَلْحَمْدُ للهِ الَّذی یَخْلُقُ، وَلَمْ یُخْلَقْ وَیَرْزُقُ، وَلا یُرْزَقُ وَیُطْعِمُ، وَلا یُطْعَمُ وَیُمیتُ الاْحیاءَ وَیُحْیِی الْمَوْتی وَهُوَ حَیٌّ لا یَمُوتُ، بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلی کلِّ شَیْءٍ قَدیرٌ.

اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ عَبْدِک وَرَسُولِک، وَاَمینِک،وَصَفِیّک، وَحَبیبِک، وَخِیَرَتِک مَنْ خَلْقِک، وَحافِظِ سِرِّک، وَمُبَلِّغِ رِسالاتِک، اَفْضَلَ وَاَحْسَنَ، وَاَجْمَلَ وَاَکمَلَ، وَاَزْکی وَاَنْمی، وَاَطْیَبَ وَاَطْهَرَ، وَاَسْنی وَاَکثَرَ ما صَلَّیْتَ وَبارَکتَ وَتَرَحَّمْتَ، وَتَحَنَّنْتَ وَسَلَّمْتَ عَلی اَحَدٍ مِن عِبادِک وَاَنْبِیائِک وَرُسُلِک، وَصِفْوَتِک وَاَهْلِ الْکرامَةِ عَلَیْک مِن خَلْقِک.

اَللّهُمَّ وَصَلِّ عَلی عَلِیٍّ اَمیرِ الْمُؤْمِنینَ، وَوَصِیِّ رَسُولِ رَبِّ الْعالَمینَ، عَبْدِک وَوَلِیّک، وَاَخی رَسُولِک، وَحُجَّتِک عَلی خَلْقِک، وَآیَتِک الْکبْری، وَالنَّبأِ الْعَظیمِ.

وَصَلِّ عَلَى الصِّدّيقَةِ الطّاهِرَةِ فاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِساءِ الْعالَمينَ، وَصَلِّ عَلى سِبْطَيِ الرَّحْمَةِ وَاِمامَيِ الْهُدى، الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَىْ شَبابِ اَهْلِ الْجَّنَةِ.

وَصَلِّ عَلى اَئِمَّةِ الْمُسْلِمينَ، عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، وَعَلِيِّ بْنِ مُوسى، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَالْخَلَفِ الْهادى الْمَهْدِيِّ، حُجَجِک عَلى عِبادِک، وَاُمَنائِک فى بِلادِک صَلاةً کثيرَةً دائِمَةً.

اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلى وَلِيِّ اَمْرِک الْقائِمِ الْمُؤَمَّلِ، وَالْعَدْلِ الْمُنْتَظَرِ، وَحُفَّهُ بِمَلائِکتِک الْمُقَرَّبينَ، وَاَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ يا رَبَّ الْعالَمينَ.

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ الدّاعِیَ اِلى کتابِک، وَالْقائِمَ بِدينِک، اِسْتَخْلِفْهُ فى الاْ َرْضِ کما اسْتَخْلَفْتَ الَّذينَ مِنْ قَبْلِهِ، مَکنْ لَهُ دينَهُ الَّذى ارْتَضَيْتَهُ لَهُ، اَبْدِلْهُ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِ اَمْناً يَعْبُدُک لا يُشْرِک بِک شَيْئاً.

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّهُ وَاَعْزِزْ بِهِ، وَانْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ، وَانْصُرْهُ نَصْراً عَزيزاً، وَافْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسيراً، وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْک سُلْطاناً نَصِيراً.

اَللّٰهُمَّ اَظْهِرْ بِهِ دينَک، وَسُنَّةَ نَبِيِّک، حَتّى لا يَسْتَخْفِىَ بِشَىءٍ مِنَالْحَقِّ، مَخافَةَ اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ.

اَللّٰهُمَّ اِنّا نَرْغَبُ اِلَيْک فى دَوْلَةٍ كريمَةٍ تُعِزُّ بِهَا الاْسْلامَ وَاَهْلَهُ، وَتُذِلُّ بِهَا النِّفاقَ وَاَهْلَهُ، وَتَجْعَلُنا فيها مِنَ الدُّعاةِ اِلى طاعَتِک، وَالْقادَةِ اِلى سَبيلِک، وَتَرْزُقُنا بِها كرامَةَ الدُّنْيا وَالاْخِرَةِ.

اَللّٰهُمَّ ما عَرَّفْتَنا مِن الْحَقِّ فَحَمِّلْناهُ، وَما قَصُرْنا عَنْهُ فَبَلِّغْناهُ، اَللّٰهُمَّ الْمُمْ بِهِ شَعَثَنا، وَاشْعَبْ بِهِ صَدْعَنا، وَارْتُقْ بِهِ فَتْقَنا، وَكثِّرْبِهِ قِلَّتَنا، وَاَعْزِزْ بِهِ ذِلَّتَنا، وَاَغْنِ بِهِ عائِلَنا، وَاَقْضِ بِهِ عَنْ مَغْرَمِنا، وَاجبُرْ بِهِ فَقْرَنا، وَسُدَّ بِهِ خَلَّتَنا، وَيَسِّرْ بِهِ عُسْرَنا، وَبَيِّضْ بِهِ وُجُوهَنا، وَفُک بِهِ اَسْرَنا، وَاَنْجِحْ بِهِ طَلِبَتَنا، وَاَنْجِزْ بِهِ مَواعيدَنا، وَاسْتَجِبْ بِهِ دَعْوَتَنا، وَاَعْطِنا بِهِ سُؤْلَنا، وَبَلِّغْنا بِهِ مِنَ الدُّنْيا وَالاْخِرَةِ

آمالَنا، وَاَعْطِنا بِهِ فَوْقَ رَغْبَتِنا، يا خَيْرَ الْمَسْؤولينَ وَاَوْسَعَ الْمُعْطينَ، اِشْفِ بِهِ صُدُورَنا، وَاَذْهِبْ بِهِ غَيْظَ قُلُوبِنا، وَاهْدِنا بِهِ لِمَا اخْتُلِفَ فيهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِک، اِنَّک تَهْدی مَنْ تَشاءُ اِلی صِراطٍ مُسْتَقيمٍ، وَانْصُرْنا بِهِ عَلی عَدُوِّک وَعَدُوِّنا اِلهَ الْحَقِّ آمينَ.

اَللّهُمَّ اِنّا نَشْکو اِلَيْک فَقْدَ نَبِيِّنا صَلَواتُک عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَغَيْبَةَ وَلِيِّنا، وَکثْرَةَ عَدُوِّنا، وَقِلَّةَ عَدَدِنا، وَشِدَّةَ الْفِتَنِ بِنا، وَتَظاهُرَ الزَّمانِ عَلَيْنا، فَصَلِّ عَلی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَاَعِنّا عَلی ذلِک بِفَتْحٍ مِنْک تُعَجِّلُهُ، وَبِضُرٍّ تَکشِفُهُ، وَنَصْرٍ تُعِزُّهُ وَسُلْطانِ حَقٍّ تُظْهِرُهُ، وَرَحْمَةٍ مِنْک تَجَلِّلُناها وَعافِيَةٍ مِنْک تُلْبِسُناها، بِرَحْمَتِک يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

شرحیں

دعای افتتاح کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں جنمیں سے بعض یہ ہیں:

وہ شرح جسے شیخ شہاب الدین محمدبن موسی بزچلوئی اراکی (م ۱۳۱۳ ق) نے جو کہ حکیم سبزواری‌کے شاگردوں میں سے ایک ہیں نے لکھی ہے جو شرح انجمن تبلیغات اسلامی تهران (۱۳۲۴ش) کی جانب سے نشر ہوئی۔

بیان حقیقت در شرح دعای افتتاح؛ از قلم احمد زمردیان شیرازی‌جو کہ بارہا منتشر ہو چکی ہے۔

کتاب «بر درگاه دوست»؛ دعای افتتاح ا ور دعای ابوحمزه ثمالی‌کی شرح ہے جوکہ محمدتقی مصباح یزدی‌کے درس اخلاق‌سے ماخوذہے۔

تأملات فی دعاء الافتتاح از قلم محمدتقی مدرسی۔

ترجمه و شرح دعای افتتاح محمدرضا مهدوی کنی کی کتاب۔

دعای افتتاح (شرح و ترجمہ) ازقلم حمیدرضا مستفید.

درس‌هایی از دعای افتتاح؛ مصنفہ عبدالحسین طالعی.

نتیجہ

جب ہم دیکھتے ہیں کہ محمد بن عثمان عمری بذات خود دعای افتتاح کی تلاوت پر مداومت کرتے تھے اور یہ دعا

شیعوں کی چھ ٦/ معتبراور منبع کی حیثیت رکھنے والی کتابوں میں درج ہے مزید یہ کہ سید ابن طاؤس نے اس دعا کی سند کا بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور یہ وہ دعا ہے کہ جس میں علماء اعلام نے قلم فرسائی کرتے ہوئے اس کی شرحیں لکھی ہیں جن میں معاصرین میں سے بھی محمد تقی مصباح یزدی اور آغا قرائتی کا نام لیا جا سکتا ہے، پھر ایسے میں اشکال اور اعتراض کی گنجائش باقی نہیں بچتی ہے،اگر سند میں ارسال کا پایا جانا قبول کر لیا جائے تب بھی اس دعا کے اعتبار میں کمی واقع نہیں ہوتی ہے کیونکہ یہ دعا نہ تو آیات قرآنی سے ٹکراتی ہے اور نہ ہی قطعی روایتوں کے معارض ہے،بلکہ اس میں خدا شناسی اور وظیفہ شناسی کے بلند ترین مراتب پائے جاتے ہیں ۔

وما علینا الا البلاغ

احقر سید منہال حسین رضوی گوپالپوری

25 رمضان المبارک 1442ھ

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَشْكُو إِلَيْكَ فَقْدَ نَبِيِّنَا صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَغَيْبَةَ وَلِيِّنَا

وَكَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا وَشِدَّةَ ٱلْفِتَنِ بِنَا

وَتَظَاهُرَ ٱلزَّمَانِ عَلَيْنَا فَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا

سید منہال حسین رضوی گوپالپوری صاحب

Printed By:

Bohra Shia Ithna Ashari Jamat

4, Nesbit Road, Dholkawala Compound,

Opp. Sales Tax Office, Mazgaon, Mumbai - 400010.